جلد ۲۶ | مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۹

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں

میر پور خاص ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدُ للہ ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستبازوں کی علامت

"راستبازوں کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ معصیت سے ان کو چڑ ہوتی ہے۔ اور جب ایسے موقعہ پر شیطان دخل دے کر ان کو بہکانا چاہتا ہے۔ تب ان کی غیرت جوش مارتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ان کا قدم پیچھے ہٹے۔ وہ آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ شیطان ہمیں پیچھے ہرگز نہیں ڈال سکتا۔ شیطان بھی ایسے موقعہ پر ہر ایک قسم کے منصوبے اس کی لغزش کے لئے پیش کرتا ہے۔ مال۔ اولاد۔ عزت آبرو۔ خلقت کی ملامت۔ طعن تشنیع وغیرہ سب نقصانوں سے ڈراتا ہے۔ لیکن وہ اول ہی سے فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہم ان نقصانوں کی کچھ پروا نہ کریں گے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ شیطان ان کے نزدیک ایک مخنث سے بھی کمتر ہوتا ہے۔ لیکن جس کا دعوےٰ تو ایمان کا ہوتا ہے۔ اور دماغ میں اغراض نفسانی بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو شیطان بڑی آسانی سے اپنا تسلط اس پر بٹھاتا ہے۔ اور جس راستے چاہتا ہے چلاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ سفلی خواہشات سے شیطان کا مقابلہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔"

عمل صالحہ کی تعریف

"نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھوگے تو وہ رہے گا۔ ورنہ پرواز کر جائے گا۔ اور یہ بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا عمل صالح سے یہاں یہ مراد ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبر ہو۔ نہ نفسانی اغراض کا کوئی حصہ ہو۔ نہ رو بخلق ہو۔ حتیٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے۔ تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے۔ کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی۔ جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چائے یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جس دن اس میں فرق آتا دیکھے گا۔ اسی دن قطع تعلق کر دے گا۔ جو لوگ خدا سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں۔ کہ ہمیں مال ملے۔ یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں۔ ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں۔ اور ایمان بھی خطرہ میں ہے جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہونچا۔ اسی دن ایمان میں بھی فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا مومن وہ ہے۔ جو کسی سہارے پر خدا کی عبادت نہیں کرتا۔" (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

مدینۃ المسیح

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛؛

جناب ناظر صاحب اعلیٰ مطلع فرماتے ہیں۔ ۱۳ اکتوبر کے "الفضل" میں لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے سندھ تشریف لے جانے پر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ان کی جگہ کام کرینگے۔ مگر یہ درست نہیں۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی جگہ سید محمد اسحٰق صاحب قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت مقرر ہوئے ہیں۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور میں تشریف لے گئے ہیں ؛؛

نظارت بیت المال کی طرف سے حکیم فیروز الدین صاحب ضلع لائلپور کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں ؛؛

من انصاری الی اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے وہ دنیا کے پردہ پر بہت کم قوموں کو نصیب ہوا ہے۔

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے۔

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی۔

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنے تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی۔ جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی۔

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے۔

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے۔ نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالیٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۷ھ

ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟
(۲)

گزشتہ پرچہ میں مختصراً بتایا جاچکا ہے کہ احرار کے وہ قادیانی ایجنٹ جو اب اپنے آپ کو اس لئے مظلوم قرار دے رہے ہیں۔ کہ ان کی انتہاء درجہ کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کی وجہ سے قادیان کے احمدیوں نے ان کو وہ فوائد پہونچانے چھوڑ دیئے ہیں۔ جو انہیں پہلے پہونچاتے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ پر ظلم کرنے کی کیونکر بنیاد رکھی۔ اور وہ کس طرح احراری فتنہ پردازوں کے آلہ کار بن کر ظلم وستم میں شریک ہوئے۔ اب اسی سلسلہ میں چند اور باتیں پیش کی جاتی ہیں ÷

اگرچہ ۱۹۳۴ء کے احراری جلسہ سے قبل ہی احراری کارندوں کی قادیان کے ان لوگوں سے آؤ بھگت شروع کر رکھی تھی۔ اور ایک احراری مبلغ نے ان کو فتنہ و شرارت کے گر سکھانے کے لئے ان میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ لیکن اس جلسہ کے بعد جس میں بعض حکام کی سہل انگاری اور لاپرواہی کی وجہ سے احرار نے جماعت احمدیہ کی دل آزاری میں انتہا کر دی اور اس قسم کی بڑ ہانکیں۔ کہ احمدیوں کو چند دنوں میں قادیان سے بھگا دیں گے۔ یہ لوگ بے حد دلیر ہو گئے۔ چنانچہ ایک طرف تو انہوں نے ہر جگہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے خاندان کے خلاف انتہائی بدزبانی اور اشتعال انگیزی شروع کردی۔ اور دوسری طرف احمدیوں کی عزت و آبرو۔ اور جان و مال کو خطرہ میں ڈالنے لگ گئے۔ حتیٰ کہ اسی قادیان میں جس کے متعلق آج وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ۔

"وہاں کثرت مرزائیوں کی ہے۔ جن کے خلیفہ مرزا محمود احمد سے ہم مظلوم بھی خائف ہیں"

ایسا وقت آگیا۔ کہ دن وقت بھی احمدی خواتین کو گھروں سے باہر آنے۔ اور ایک دوسرے کے ہاں جانے کی ممانعت کرنی پڑی۔ اور جماعت کے ذمہ دار اصحاب کی حفاظت کے لئے ممکن تدابیر اختیار کی گئیں ÷

ذرا اس حالت کو تصور میں لائیے۔ کہ قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مذہبی مرکز ہے۔ اس میں احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت ہے اس کی ایک ایک چپہ زمین کا واحد مالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان ہے۔ اور وہ ایسا محسن خاندان ہے۔ کہ قادیان کے ہر مذہب وملت کے باشندے اس کے ممنونِ احسان ہیں۔ لیکن اس خاندان کے وابستگانِ دامن یعنی احمدیوں کو جو اپنے عزیزوں اور وطنوں کو چھوڑ کر یہاں آگئے۔ اور جو ہر ایک قربانی پیش کرنا اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتے ہیں۔ قادیان کی مقدس سرزمین پر آزادی سے چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ اور ان کی خواتین کا گھروں سے باہر نکلنا بند ہوگیا۔ ان لوگوں کی وجہ سے جن میں سے کوئی قادیان کا درزی ہے۔ اور کوئی موچی۔ کوئی آتش باز ہے۔ اور کوئی کمہار۔ کوئی خوجہ ہے۔ اور کوئی جولاہا۔ کوئی دھنیا ہے۔ اور کوئی تکیہ کا فقیر ÷

ان لوگوں کا جماعت احمدیہ کے لئے ایسی حالت پیدا کر دینا کوئی معمولی ظلم نہ تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان لوگوں میں بطور خود ایسی شرارت کرنے کی جرأت نہ تھی لیکن چونکہ بعض مقامی اور علاقہ کے حکام اور احراری لیڈروں کی شہہ انہیں حاصل تھی۔ اور وہ بطور آلہ کار تھے اس لئے ہر وقت شرمناک سے شرمناک حرکت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس وقت جو جو حرکات انہوں نے کیں۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف جن مظالم کے وہ مرتکب ہوئے اب ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے ہر شریف انسان پر واضح ہوجائے گا۔ کہ جماعت احمدیہ پر ظلم وستم کرتے ہوئے یہ لوگ کس طرح انتہاء سے بھی گزر گئے ÷

ہمیں کئی روز سے اس قسم کی اطلاعات مل رہی تھیں۔ کہ احراری۔ کسی لفنگے سے جماعت احمدیہ کے کسی معزز فرد پر حملہ کرا کر فساد کرانا چاہتے ہیں۔ اور ہم نے اخبار کے ذریعہ ذمہ دار حکام کو اس طرف توجہ بھی دلائی۔ (اگرچہ اس وقت کے حالات کے ماتحت ہمیں ان سے کسی بھلائی کی امید نہ تھی۔ اور آخر ایسا ہی ہوا) لیکن یہ بات ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک اولاد میں سے کسی کے خلاف قادیان کا ہی کوئی باشندہ انگلی تک اٹھانے کے لئے تیار ہو سکے گا۔ لیکن ہماری توقعات کے بالکل خلاف وہ المناک وقت آہی گیا۔ جبکہ یہ سنکر ہر احمدی کی آنکھوں میں دُنیا اندھیر ہوگئی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر۔ قادیان کے ایک گداگر کے بیٹے نے جو احمدیوں کے گھروں کے ٹکڑے کھا کھا کر پلا ہے۔ بر سر عام بغیر کسی وجہ کے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اور اس مبارک جسم پر نہایت بے دردی سے لاٹھیاں برسائیں۔ جسے خدا تعالیٰ کے مسیح نے برسوں پیار کیا۔ اور اپنی گود میں کھلایا ÷

آج قادیان کے چند ادنیٰ طبقہ کے لوگ اُٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی طرف سے ان پر مظالم ہوتے چلے آئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا یہی وہ لوگ نہیں۔ جن کے مکانوں کی پناہ میں کھڑے ہو کر ان میں سے ایک ذلیل ترین انسان نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ پھر کیا یہی وہ لوگ نہیں۔ جنہوں نے حملہ کے بعد اسے پناہ دی۔ اور اسے گرفتاری سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جن لوگوں کا نامۂ اعمال ظلم وستم کے ایسے دھبوں سے داغدار ہو۔ انہیں مظلوم بنتے ہوئے کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔ بے شک عام لوگ حالات کو بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ پر احرار اور ان کے قادیانی کارندوں کے مظالم ایسے نہیں جو اتنی جلدی بھلائے جاسکیں۔ وہ تو صفحۂ عالم پر خونیں حروف سے کندہ ہوچکے ہیں۔ اور ہمیشہ قائم رہیں گے۔ کیا ایسے احسان فراموش اور محسن کش لوگ اس قابل ہیں۔ کہ کوئی شریف انسان انہیں مونہہ لگائے۔ اور ان کو کسی رنگ میں امداد دے۔ قطعاً نہیں ÷

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے قلم کا جو ارشاد بعنوان "من انصاری الی اللہ" جس قلم سے نکل رہا ہے۔ یہ ہر جماعت میں جمعہ کے دن سنایا جائے۔ اور ایک ایک دو دو دن کے وقفہ سے ایسی نماز کے بعد جس میں زیادہ زیادہ [illegible]

دُعا کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور آپ کے اعمال میں سے ہر ایک عمل انسانی زندگی کے لئے مشعل راہ ہے۔ کمالات اور فضیلتوں کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جس میں آپ بہترین نمونہ نہ ہوں۔ مذہب کا سارا دارومدار اللہ تعالےٰ کی ذات پر ہے۔ اور ہستی باری تعالےٰ کا عقیدہ مذہب کی بنیاد ہے۔ بندہ اور اس کے خالق کا تعلق مذہب کا لب لباب اور خلاصہ ہے۔ بے شک ابتدائے دنیا سے انبیاء آئے۔ وہ خدا کے نور کو دنیا کے لوگوں تک پہونچاتے رہے۔ اور اپنی اپنی قوموں اور اپنے زمانہ کے لوگوں کو رشد و ہدایت پر قائم کرتے رہے وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بھولے بھٹکے لوگوں کے لئے پیغامبر ہوتے تھے۔ وہ الٰہی تعلق اور اس کے قرب کے ذرائع بیان کرتے تھے۔ لیکن بندہ اور اس کے مالک کے تعلق کو جس خوبی اور اعلےٰ پیمانہ پر ہمارے آقا نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اور اپنی زندگی میں عملاً اس کا ثبوت پیش کیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس تعلق پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ جو آپ کو ذاتِ باری تعالےٰ کے ساتھ تھا تو محوِ حیرت رہ جاتے ہیں آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اور آپ کے افعال میں سے ہر ایک فعل آپ کے بے مثال عاشقِ الٰہی ہونے کی ایک روشن دلیل ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور اس [illegible] آپ کی فطرت میں ودیعت کیا گیا تھا۔ آپ خدائے یگانہ کی محبت میں اس قدر سرشار رہتے۔ کہ قریش کے بچہ بچہ کے مونہہ سے یہ آواز نکلی۔ عشق محمدٌ ربہ۔ یعنے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے رب کا عاشق ہوگیا ہے۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالےٰ سے محبت کا اندازہ ناممکن ہے۔ یوں بھی محبت کا اندازہ مشکل ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی محبت اور وہ بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں۔ اس کی توضیح کیفیت کو جاننا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہاں اس کا کچھ کچھ اندازہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ان درد بھری دعاؤں اور ان محبت سے لبریز التجاؤں سے ہوسکتا ہے۔ جو ہر گھڑی اور ہر حالت میں آپ کی زبانِ مبارک پر جاری رہیں۔

دعا مذہب کی جان ہے۔ ہر سچا پرستار خدا سے دعا کرتا ہے۔ لیکن وہ دعا ہاں وہ جامع اور کامل دُعا جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی بالکل ناممکن ہے۔ کہ کوئی آدم کا فرزند ایسی کامل دعا کرسکے۔ درحقیقت دعا اس تعلق کا اظہار ہے۔ جو بندہ کو اپنے خدا سے ہوتا ہے۔ چونکہ تمام انسانوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کے ساتھ سب سے بڑھ کر تعلق تھا۔ اس لئے آپ کی دُعائیں تمام انسانوں کی دعاؤں سے بڑھ کر جامع جامعیت ہیں۔

احادیث نبویہ میں اور سیرت الرسول کی کتابوں میں وہ تمام دعائیں مذکور ہیں جو حضور سرورِ کائنات کرتے تھے ان ساری دعاؤں کا ذکر اس جگہ مشکل ہے لیکن اس قدر بیان کر دینا ضروری ہے کہ نیند سے بیدار ہونے سے لے کر پھر سو جانے تک نبیوں کے سردار حضور سرورِ کائنات کی زبانِ مبارک پر خدائے قدوس کا نام ہی جاری رہتا تھا آنکھ کھلنے کے ساتھ آپ خدا تعالیٰ کی تعریف فرماتے۔ اور اس نئی زندگی پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے قیامت کی یاد تازہ کرتے۔ صحن میں نکلنے کے بعد نیلگوں آسمان اور چمکیلے تاروں کو دیکھ کر آپ کی زبان سے بے ساختہ نکل جاتا۔ ربنا ما خلقت هذا باطلا۔ سبحانك فقنا عذاب النار کہ اے ہمارے خدا تو نے یہ سب کارخانۂ قدرت خاص حکمت کے ماتحت پیدا کیا ہے۔ جزا و سزا برحق ہے۔ پس تو ہم کو جہنم کی آگ سے بچا۔

حضور بیت الخلاء میں جاتے۔ تب یہ دعا پڑھتے۔ اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث

اے خدا یہ ناپاک اور گندی جگہ ہے تو ہی انسانی ضروریات سے پاک ہے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ انسان کے جسم یا اس کی روح کو دکھ دینے والے ذرات کے شر سے۔

وہاں سے آتے وقت بھی حضور کا دھیان اللہ تعالےٰ کی طرف ہی ہوتا تھا۔ چنانچہ فرماتے غفرانك اللهم اے خدا جسمانی طور پر میں نے پاکیزگی اختیار کرلی۔ تو مجھے ہر قسم کے گندوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھ۔

حضور جب وضو شروع فرماتے تب دعا کرتے۔ ہر عضو کو دھوتے وقت مخصوص الفاظ میں دعا کرتے وضو کے خاتمہ پر مشہور دعا اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين فرمایا کرتے۔ وضو کے بعد نماز شروع فرماتے۔ جو ابتدا سے آخر تک دعا ہی دعا ہے۔ خدا کی تسبیح اور اس کی صفات کا ذکر اور اپنی عاجزی اور عبودیت کا اظہار نماز کا آغاز خدا کی کبریائی کے ذکر سے ہوتا ہے۔ اور نماز کا خاتمہ اس کی رحمت برکت اور سلامتی پر ہوتا ہے۔ نماز بہترین دعا ہے۔ اور نماز کے اوقات دعا کی قبولیت کے لئے سب سے بہتر اوقات ہیں۔

ہمارے آقا محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں ہوتے تو خدا تعالےٰ کو یاد کرتے۔ گھر سے نکلتے۔ تو اس کی یاد میں محو نظر آتے۔ بلندی کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی بڑائی بیان فرماتے اور پستی پر نظر کرکے آپ خدا کی تسبیح میں لگ جاتے۔ ہر قدم پر خدا کا ذکر وردِ زبان ہوتا۔ بیماروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کی شفا کے لئے دعا فرماتے۔ مصیبت زدوں کو دیکھ کر ان کی مصیبت کے دور کرنے کے لئے التجا کرتے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت اور چلتے وقت آپ کا قلب مبارک خدا کی یاد میں مشغول ہوتا۔ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت آپ خدا ہی سے دردمندانہ دل کے ساتھ دعائیں کرتے۔ جب تک مسجد میں قیام فرماتے خدا کی تسبیح اور اس کی بڑائی بیان کرنا آپ کا دل پسند شغل ہوتا۔ احباب سے ملتے وقت ان کے لئے دُعا آپکا مشہور طریق تھا۔ دشمنوں کو دیکھ کر ان کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی روح خدا کے آستانہ پر جھک جاتی تھی۔ آفتاب کے طلوع و غروب کے اوقات میں بھی آپ اللہ تعالےٰ کو ہی یاد کرتے۔ چاند کی خوبصورتی کو دیکھ کر آپ اپنے خدا کے جمال کی یاد میں محو ہوجاتے۔ نئے پھل آپ کے سامنے لائے جاتے۔ نیا کپڑا آپ کو پیش کیا جاتا۔ کوئی نئی چیز آپ کے سامنے رکھی جاتی۔ آپ فوراً خدا کے آستانہ پر جھک جاتے۔ موسموں کا تغیر بادلوں کا گھر کر آنا۔ بارش کا برسنا۔ درختوں کا اچھے پھل لانا یا قحط سالی کا رونما ہونا ہر حالت میں آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کرنے میں ہی بہتری اور بھلائی یقین کرتے۔ شادی ہو یا غمی۔ کوئی پیدا ہو یا مرے۔

کوئی کامیابی نصیب ہو۔ یا کسی ناکامی سے واسطہ پڑے۔ ہر حالت میں آپ کا شیوہ دُعا۔ اور خدا کی یاد تھا۔ بچوں کو دیکھ کر۔ بیویوں کے پاس رہتے ہوئے۔ گھمسان کی لڑائیوں میں ہوتے ہوئے عدالت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے غرضیکہ کوئی حالت ایسی نہیں جس میں آپ دُعا نہ کرتے ہوں۔ اور اپنے ماننے والوں کے لئے آپ نے بہترین نمونہ نہ چھوڑا ہو۔ وُہ سب دُعائیں جو حضور نے مختلف اوقات۔ میں گھر پر رہتے ہوئے یا سفر کی حالت میں کیں۔ وہ اسلامی روایات کا بہترین حصہ ہیں۔ سفر میں بھی آپ خدا کی ذات کو سپر بناتے۔ اور دُعا ہی آپ کا زبردست حربہ ہوتا۔ سفر کی ابتدا کرتے وقت دُعا فرماتے۔ کسی بستی یا شہر میں داخل ہوتے وقت خدا تعالے کا فضل طلب کرتے۔ واپس گھر آتے وقت دُعا کرتے ہوئے آتے:۔

غرض آج تک عربستان کے ذرّے ذرّے سے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کا ثبوت ملتا ہے۔ ریگستان اس بات کے شاہد ہیں غاریں اس بات کی گواہ ہیں۔ بہت سے مکانات اس بات کی دلیل ہیں۔ جتنے یہ بات بتا رہے ہیں۔ کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر جگہ اور ہر حالت میں خدائے واحد کے آستانہ پر اپنی جبین نیاز کو جھکایا۔ اور ہمیشہ آپ اس کے فضل اور رحم کے طالب ہوئے۔ دُنیا میں ایک انقلاب آگیا۔ شرک کے تاریک بادل چھٹ گئے۔ بت پرست توحید کے علمبردار بن گئے۔ عرب کے جاہل اور خونخوار لوگ دُنیا کو تہذیب اور تمدن سکھانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا جانے لگا۔ ماؤں کی عزت کو قائم کر دیا گیا۔ ظلم کو مٹا دیا گیا۔ اور اس کی جگہ عدل اور انصاف نے لے لی۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف اُن دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو ہمارے پیارے آقا۔ اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غاروں میں جاکر خلوتوں میں بیٹھ کر۔ رات کی تاریکیوں میں دُنیا سے علیحدہ ہوکر خداوند تعالےٰ سے کیں۔ دُعا خدا تعالےٰ کے بندوں کی غذا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔ اور آپ کی تعلیم میں یہ غذا سب سے زیادہ اور بہترین رنگ میں موجود ہے۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔ الدعاء مخ العبادۃ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ دُعا کے بغیر عبادت صرف چھلکا ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے انبیاء اور دیگر صلحاء کی زبان سے۔ اور اس کے علاوہ بھی ہر انسانی ضرورت کے لئے دُعا سکھائی ہے۔ ہر نبی دُعا کرتا رہا ہے۔ اور اس نے اپنی امت کو دُعائیں سکھائی ہیں۔ لیکن جس کامل طریق پر اسلام اور اسلام کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا کی۔ اور امت کو سکھائی۔ وُہ بے نظیر اور بے مثال ہے۔ دُور کیوں جائیں۔ سورۃ فاتحہ اسلام کی جامع دُعا ہے۔ کوئی مذہبی کتاب اس قسم کی جامع۔ اور مکمل دُعا پیش نہیں کر سکتی۔ ہر انسانی ضرورت اس میں داخل۔ اور ہر انسانی احتیاج کے لئے اس میں دُعا موجود ہے۔ یہ تمام دُعائیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بزرگی اور آپ کی بلند شان پر دلالت کرتی ہیں:۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چل کر دُعا کرنا اپنی زندگی کا دستور العمل بنائیں اور ہر ضرورت کو اُسی قادر مطلق خدا کے سامنے پیش کریں۔ جو زندہ۔ کامل۔ اور ابدی خدا ہے۔ اس سے مانگنے والے کبھی ناکام نہیں پھرے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹانے والے کبھی محروم نہیں لوٹے۔ اللّٰھم صلّ علےٰ محمدٍ و علےٰ اٰل محمدٍ و بارک وسلم:۔

ہاجرہ بیگم۔ اہلیہ بابو محمد حنیف صاحب چھاؤنی لاہور

نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جماعت احمدیہ نے اپنے سابقہ عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں کی

اخبار "پیغام صلح" کی ژولیدہ بیانی

مسئلہ نبوت کے متعلق مولانا شبلی سے گفتگو

ایک شخص نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے اس گفتگو کے متعلق استفسار کیا تھا۔ جو حضرت مفتی صاحب اور شبلی صاحب مرحوم کے درمیان نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہوئی تھی۔ حضرت مفتی صاحب کا جواب روزنامہ "الفضل" ۲۸۔ جولائی ۳۸ء میں شائع ہوا۔ اس پر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے ایک شذرہ بعنوان "مفتی محمد صادق صاحب کا تازہ ارشاد" لکھ دیا۔ جس میں یہ تحریر کیا ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعودؑ کی حیات میں اور حضور کی وفات کے کئی سال بعد تک قادیانی اکابر ختم نبوت کے قائل تھے اور اس زمانہ میں انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف دعوائے نبوت منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی تھی"۔

بالفاظِ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے عقائد تبدیل کر لئے:۔

غیر مبائعین کی غلط بیانیاں

جب سے منکرین خلافت مرکز سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ طرح طرح کی غلط بیانیوں سے کام لے کر شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے عقائد تبدیل کر لئے۔ ان کے اعتراضات کے بارہا جواب دیئے گئے ہیں۔ لیکن وُہ ہمارے جوابات کو نظر انداز کر کے پھر وہی اعتراضات کر دیتے ہیں:۔

کئی بار یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے عقائد تبدیل نہیں کئے۔ بلکہ عقائد اہل پیغام نے بدل لئے ہیں۔ امیر غیر مبائعین خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کے آج سے تیس سال قبل کے عقائد اور تھے۔ اب اور ہیں۔ چنانچہ وُہ مولوی احمد علی صاحب کے سوال نمبر ۲ کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"سوال۔ کیا آپ کا اعتقاد ان (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے متعلق شروع سے لے کر آج تک ایک ہی ہے۔ یا کبھی بدلا۔ اگر ایک ہی ہے۔ تو خیر۔ اور اگر بدلا ہے تو اب کیا ہے۔ اور پہلے کیا تھا۔ اور بدلنے کی وجہ کیا ہے:۔

جواب۔ اگر آپ احمدیہ جماعت لاہور کے متعلق کوئی فتوےٰ دینا چاہتے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ان (موجودہ) عقائد کی بناء پر جو فتوے چاہیں دیں"۔

(ٹریکٹ اراکین انجمن حمایت اسلام کے استفسارات صلے)

"پیغام صلح" کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے جواب سے صاف عیاں ہے۔ کہ اختلافات سے قبل ان کے عقائد اور تھے۔ اور بعد میں انہوں نے نئے عقائد وضع کر لئے۔ ورنہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" بتائیں۔ کہ ان کے امیر کے تیس سال قبل کے عقائد اور موجودہ عقائد میں کیا فرق ہے۔ اگر کچھ بھی فرق اور تبدیلی نہیں۔ تو انہیں اپنی تیس سال قبل کی ذاتی تحریرات سے کیوں خدشہ پیدا ہوگیا:۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایڈیٹر پیغام صلح کی یہ غلط بیانی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور حضور کی وفات کے کئی سال بعد تک قادیانی اکابر کو حضور کی طرف دعوئے نبوت منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہم نے کئی بار پیغام پر حجت پوری کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جماعت کے وہی عقائد تھے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ حضور کی طرف منسوب کر رہی ہے۔

گزشتہ سال میں نے "غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں" کے عنوان سے دو اقساط میں ایک مضمون الفضل میں شائع کرایا تھا۔ اور دوسری قسط میں جماعت کے عقائد تحریر کئے گئے تھے اخبار الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۷۔۸۔۹۔۱۰ میں ایک شخص مسمی غلام مرتضےٰ صاحب کے چند استفسار کے جواب شائع ہوئے ہیں ان کا سوال ۷ معہ جواب روزنامہ الفضل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۷ء میں شائع کرایا گیا تھا۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت مسئلہ کفر و اسلام و غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کے مسئلہ کے متعلق جماعت کا عقیدہ بین طور پر واضح ہوتا ہے۔ مضمون کے آخر میں میں نے منکرین خلافت کو بدیں الفاظ توجہ دلائی تھی۔

"پیغامی ممبرو! کیا تمہارے امیر کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر یہ افترا نہیں ہے۔ کہ یہ عقائد حضور کے اختراع کردہ ہیں۔ ورنہ وہ بتائیں کہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ عقائد کس طرح پیدا ہو گئے۔ اور اس وقت یہ مذمت اختیار کرتے ہوئے کیوں خاموش رہے۔ کیا اہل پیغام میں سے کوئی ہے۔ جو اپنے امیر سے اس کا جواب دلوائے؟"

(الفضل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۷ء ص۷)

کیا ایڈیٹر پیغام بتا سکتا ہے کہ اس کے امیر یا اس نے اس کا کیا جواب دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں جماعت حضور کی نبوت کی قائل تھی۔ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق جماعت کا وہی عقیدہ تھا۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ اعتقاد رکھتی ہے۔ اور یہ کہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کسی صورت میں جائز نہیں۔ معلوم نہیں ایڈیٹر پیغام کس طرح کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں ان عقائد کو حضور کی طرف منسوب کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب پیغام احمدیہ لٹریچر سے ناواقف محض ہیں۔ اس لئے میں جماعت کے عقائد ہاں "قادیانی اکابر" کے عقائد جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں رکھتے تھے۔ مشتے نمونہ از خروارے درج کرتا ہوں۔ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہونچ جائے۔ سب سے پہلے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات میں سے کچھ حوالے نقل کرتا ہوں۔ جن سے حضور کا عقیدہ دربارہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اظہر من الشمس ہے۔ تشحیذ جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۱ پر حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے دنیا کے لوگوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"کیا یہ تیرا خیال ہے کہ میں کسی بڑی قوم کا ہوں۔ یا میرے پاس زر و جواہر ہیں۔ یا میری قوت بازو بہت لوگ ہیں۔ یا میں بہت بڑا رئیس یا بادشاہ ہوں۔ یا بڑا ذی علم آدمی ہوں سجادہ نشین ہوں یا فقیر ہوں۔ اس لئے مجھ کو اس رسول کے ماننے کی حاجت نہیں۔"

(۲) پھر صفحہ ۱۱ پر اسی انٹروڈکشن میں حضور لکھتے ہیں:۔

"تھوڑوں نے اسے قبول کیا۔ اور بہتوں نے انکار کیا۔ جیسا کہ پہلے نبیوں کے متعلق سنت اللہ چلی آئی ہے اب بھی ویسا ہی ہوا۔"

(۳) ایسا ہی صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔

"غرضکہ ہر ایک قوم ایک نبی کی منتظر ہے۔ اور اس کے لئے زمانہ بھی یہی مقرر کیا جاتا ہے۔ ہمارے پیارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نشانات اس نبی کی پہچان کے بتائے ہیں۔ اور اس کے پہچاننے کے لئے جو جو آسانیاں ہمارے لئے پیدا کر دی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے رسول کا مرتبہ کس قدر بلند اور بالا تھا۔"

(۴) اسی طرح ص۶ پر لکھا ہے۔

"اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں کسی نبی کی ضرورت ہے یا نہیں کیا اس زمانہ کو اچھا کہا جائے یا برا۔ جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ اس زمانہ سے بڑھ کر دنیا میں کبھی فسق و فجور کی ترقی نہیں ہوئی۔ تمام دنیا ایک زبان ہو کر چلا اٹھی ہے۔ کہ گناہوں کی حد ہو گئی ہے۔ یہی زمانہ ہے۔ کہ دنیا میں ایک مامور کی حد سے زیادہ ضرورت ہے۔"

(۵) پھر ص۹ پر حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالےٰ مجھ پر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ اور محمد وغیرہم (علیہم السلام) کی طرح وحی نازل فرماتا ہے"

(بحوالہ آئینہ صداقت ص۴۳ و ۵۰)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نبوت مسیح موعود کے متعلق اور بھی تحریرات ہیں۔ مگر میں نے عمداً تشحیذ جلد ۱ نمبر ۱ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے انٹروڈکشن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق حوالے درج کر دیئے ہیں۔ جس پر امیر غیر مبائعین نے ریویو بھی کیا تھا۔ تاکہ انہیں یہ گنجائش نہ مل سکے۔ کہ اس مضمون پر کسی کی نظر نہیں پڑی۔ جیسا کہ منکرین خلافت کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ایسا مضمون کسی کی نظر سے نہیں گزرا ہوگا۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی شہادت

دوسرا حوالہ میں حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا درج کرتا ہوں۔ ایک مخالف کے اعتراض کے جواب میں آپ لکھتے ہیں سوال "آپ کا (حضرت مسیح موعود) دعوئے نبوت یہ آپ کا حال ہے۔ اور حال بمقابلہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہیں ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتوےٰ حاصل کریں۔"

جواب۔ "حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھا اور فرمایا کہ میرے دعوئے نبوت کی بناء حال پر ہے۔ بلکہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ میرے دعوئے کی بناء ان امور پر ہے۔ کہ جن پر سب انبیاء کے دعوئے کی بناء تھی پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئیگا۔ بلکہ اس کے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئیگا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا۔ کہ لوگوں نے لانبی بعدی کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو

آپ نے لوگوں کو فرمایا "قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ" (اخبار بدر جلد ۵ نمبر ۸ ص۴)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی شہادت

تیسرا حوالہ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ہے۔ جس سے ان کا عقیدہ در بارہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف عیاں ہے۔ حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں۔ بعنوان "قدرت خداوندی کا ایک عجیب نظارہ"

"۲۶ دسمبر صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کے واسطے تشریف لے چلے۔ احباب جوق در جوق ساتھ ہوئے..... ایک دیہاتی دوسرے کو کہہ رہا تھا۔ کہ اس بھیڑ میں سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر۔ اور ایسے موقعہ پر بدن کی بوٹیاں بھی اگر اڑ جائیں تو پرواہ نہ کر۔ ایک صاحب بولے کہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ اور خود حضرت ایسے گرد وغبار میں اتنے عرصہ سے تکلیف کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں نے کہا۔ لوگ بے چارے سچے ہیں۔ کیا کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے پروانے نہ بنیں تو کیا کریں"

(بدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء کالم ۲ و ۳)

۲۔ اخبار بدر ۹ مارچ ۱۹۰۸ء میں ملک مولا بخش صاحب آف گورالی کے اس سوال کا کہ

"کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے" حضرت مفتی صاحب یہ جواب لکھتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا یا مسلمان۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلایئے۔ مگر انصاف شرط ہے"

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت

چوتھا حوالہ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا درج کرتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب اپنے مضمون "مسیح کی آمد ثانی" میں لکھتے ہیں۔

"جس طرح انبیاء کے دوبارہ نزول سے کوئی دوسرا شخص اس کے روح اور اخلاق پر اترنا مراد تھا۔ اسی طرح اس کے (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے) دوبارہ نزول سے کسی ایسے شخص کا اترنا مراد ہے۔ جو اس کے اخلاق اور قوت روحانیت پر نازل ہوگا۔ اور وہ موعود آچکا ہے...... اس کے ساتھ اپنی صداقت کے ثبوت اسی طرح موجود ہیں۔ جس طرح پہلے نبیوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ اگر آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان ہے تو آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت پر بھی لازماً ایمان لانا پڑے گا"

(ریویو اردو جلد ۶ نمبر ۱ ص۳۵)

پھر اسی مضمون میں لکھتے ہیں

"باقی رہے مسلمان سو مسلمانوں کا ایک ہی نبی گذرا ہے۔ جو سب نبیوں کا سردار اور پہلوں پچھلوں کا مقتدا تھا۔ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا زمانہ بھی بہت پیچھے کا ہے۔ اور ان کا مدفن بھی معلوم ہے۔ اور انکے بعد مسیح موعود سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا" ص۳۶

قاضی اکمل صاحب کی شہادت

پانچواں حوالہ۔ جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا رسالہ تشحیذ الاذہان سے پیش کرتا ہوں۔

بجواب سوال "ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کس دلیل سے کافر ہے۔"

جواب "جناب اسی دلیل سے جس دلیل سے حضرت موسیٰ کے تابع تورات پر عامل حضرت عیسیٰ خلیفہ امت موسوی کا انکار کرنے سے انسان کافر بن جاتا ہے...... صوم وصلوٰۃ مقبول بہ شرط ایمان ہے۔ اور ایمان تو صرف ولی کی دشمنی سے بھی سلب ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک نبی کی تکذیب کیجئے برخلاف آیت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ یہ مسیح بھی رسل میں داخل ہے"

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶)

پھر بجواب سوال لکھتے ہیں:-

"بروزی نبی بنتے ہیں۔ اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے کسی پہلے بروزی نبی کی مثال۔ یہ دعویٰ ختم نبوت کے خلاف ہے"

جواب "حقیقۃ الوحی میں حضرت روح اللہ نے اپنے نبی ہونے کے معنی خوب واضح کر دئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ اس سے مراد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہی ہیں۔ اور یہ اپنی اپنی اصطلاح ہے۔ پس کوئی اعتراض نہ رہا...... اور حضرت عیسیٰ کہ خلیفہ امت موسوی تھا اس کے حواری بھی اس سے مشرف ہوں مگر خیر الامم کے کسی فرد کو یہ آبِ زندگی نہ ملے۔ اور ان کی دعا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بھی جو نماز پنجگانہ میں پڑھی جاتی ہے بالکل ضائع جائے اور ان میں سے کوئی بھی منعم علیہم میں شامل نہ ہو۔ جن کی نسبت ارشاد ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ پس کیا ایک نبی بھی اس امت میں سے نہ ہونا چاہیئے تھا... اور سنئے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی ایک بعثت محمدیہ ان موجودہ امیوں میں ہوئی ایک سب سے پیچھے آنے والے گروہ میں ہو گی۔ جو ابھی ان سے لاحق نہیں ہوئے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور مردہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آتے۔ اس لئے لامحالہ بروزی رنگ میں آئینگے یعنی کوئی انکا خلیفہ (خلیفہ کہتے ہیں اسے جو اصل کے اوصاف بطور ظل اپنے میں رکھے) آپ کی روح اور قوت میں آئیگا۔ پھر وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ میں اشارہ ہے کہ متقی وہی ہے جو پیچھے آنے والی وحی پر ایمان رکھتا ہو"

(تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی شہادت

سب سے آخر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ایک حوالہ نقل کرتا ہوں حضرت مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اور انکے نزدیک ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں اور اسے مشتہر کریں ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے دعوےٰ کرتے ہیں کہ وہی اعتراض بلاکم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے جنہوں نے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے اس لئے علی وجہ البصیرت ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا امام حضرت مسیح موعود اسی برگزیدہ جماعت کے ایک فرد کامل ہیں"

اب تو غالباً ایڈیٹر صاحب پیغام کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ "قادیانی اکابر" کس جرأت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں حضور عہ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرتے رہے ہیں۔

منکران خلافت سے خطاب

اے منکرین خلافت! کیا یہ سچ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں جماعت اجرائے نبوت میں وہی آیات مخالفین کے سامنے رکھتی رہی ہے۔ جو آج کل جماعت احمدیہ لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ تو آپ کا حق ہے کہ کہہ دیں کہ یہ سب تحریرات غلط ہیں لیکن یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ جماعت احمدیہ نے عقاید بدل لئے ہیں۔ میرے پیش کردہ حوالہ جات کو پڑھ کر دیکھ لو۔ کہ اس وقت جماعت احمدیہ یہی عقائد رکھتی ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جماعت کے تھے۔

نوٹ:۔ میں نے صرف وہ حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں جماعت احمدیہ کے اکابر حضور عہ کی نبوت کے متعلق رکھتے تھے۔ انشاء اللہ دوسری قسط میں وہ عقاید تحریر کئے جائیں گے۔ جو وہ حضور کی وفات کے کئی سال بعد تک نبوت مسیح موعود عہ کے متعلق رکھتے رہے۔

خاکسار:۔ عنایت اللہ سکرٹری تالیف و تصنیف راولپنڈی

پتہ مطلوب ہے قریشی رشید احمد صاحب ٹیچر احمد پور ریاست بہاولپور کی ایک ضروری معاملہ کے سلسلہ میں ضرورت ہے جس کو ان کا پتہ معلوم ہو براہ کرم نظارت ہذا میں فوری طور پر اطلاع دیں اور اگر قریشی صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو نظارت ہذا کو جلد۔

مسلمانوں کے مصائب اور ان کا حقیقی علاج

معاصر بلاغ کے ایک مضمون پر تبصرہ

دردمند مسلمانوں کی ناکامی

بعض مسلمانوں کے مونہوں سے اس دور ابتلاء و انتشار میں اور قحط الرجال میں بھی بعض اوقات ایسے الفاظ سنائی دیتے ہیں۔ جن سے مترشح ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ضرور ایسے موجود ہیں۔ جن کی آنکھیں مسلمانوں کی موجودہ افسوسناک حالت پر اشکبار اور دل بے قرار ہیں اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے اس قوم کو قعر مذلت سے اٹھایا۔ اور بام عروج پر پہونچایا جاسکے۔ لیکن ان کا یہ درد اور بے قراری نہ ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ امت مسلمہ کو۔ کیونکہ ان کی کوششیں صحیح رنگ میں نہیں ہوتیں۔ وہ منزل پر پہنچانے والا رستہ اختیار کرنے کے بجائے نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اپنے دل میں خلوص رکھنے کے باوجود یہ کوشش نہیں کرتے۔ کہ اپنے ماحول کے اثرات سے آزاد ہو کر تعصب کی عینک اتار کر اور ان دیواروں کو پھاند کر جو فرقہ بندی کے معماروں نے ان کے گردا گرد کھڑی کر رکھی ہیں۔ اس موضوع پر غور کریں۔ وہ چونکہ درد دل اور خواہش قلب کے باوجود ان زنجیروں سے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتے۔ اس لئے درد کے مداوا کی تلاش کے وقت بھی ان کی نظر زیادہ دور نہیں جا سکتی۔ بلکہ اسی ماحول میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ اور کوئی مستقل اور سیدھا راستہ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

رسالہ "بلاغ" کا بیان

ایسے اصحاب میں سے ہم نے کچھ عرصہ ہوا۔ بانیان تحریک دار الاسلام کا ذکر کیا تھا۔ اور ان کے پروگرام پر پوری طرح بحث کرنے کے بعد بتایا تھا۔ کہ وہ کبھی منزل مقصود کو نہیں پا سکیں گے۔ کیونکہ ان کا اختیار کردہ رستہ کعبہ کو نہیں بلکہ ترکستان کو جاتا ہے۔ صحبت امروز میں بھی ہم ایک اور اسی رنگ کی سعی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ امرتسر سے شائع ہونے والا رسالہ بلاغ ستمبر ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"قرآن حکیم نے صدہا برس پیشتر ہی سے انفرادیت کو نظر انداز کر کے اجتماعیت کے اصول و لوازم پر زور دیا ہے۔ اس کی نگاہوں میں انفرادی اعمال و مساعی کی شخصی عروج و کمال کی ذاتی عزم و ایمان کی صرف اتنی ہی وقعت ہو سکتی ہے۔ جتنی سورج کے سامنے ایک ٹمٹماتے ہوئے دیئے کی۔ اسی لئے اس کے ارشادات و احکام میں نہ صرف مخاطب جماعت کو کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے کثیر اوامر و ہدایات پر کما حقہٗ عمل بھی محض اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب تمام کے تمام اہل ایمان منظم و متحد طور پر انقیاد و تسلیم کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ خداوند حکیم نے اپنے احکام کو صرف اجتماعیت سے متعلق بلکہ مختص کر کے ہمیں یہ بتا دیا ہے۔ کہ اگر ہم اعلا و عظمت کی زندگی بسر کرنے کے متمنی ہوں تو اس کے لئے جمہوری اور جماعتی تعامل و تعاون کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔"

اور اسی اصول اجتماعیت سے روگردانی کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہو گیا ان کی قوتیں ضائع ہو گئیں۔ ان کی سلطنتوں کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کی عزت و آزادی کے پرچم سرنگوں ہو گئے۔ اور آج یہ حالت ہے کہ دنیا کی ذلیل سے ذلیل قومیں بھی انہیں نفرت و حقارت کے الفاظ سے یاد کئے بغیر نہیں رہتیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمانوں نے اجتماعیت کے اصول کو نظر انداز کیا۔ اور انفرادیت کی طرف آ گئے اور اس کے نتیجہ میں رسوا ہو گئے۔ اب اس ذلت سے ان کو نکالنے کے لئے معاصر بلاغ کے کارپرداز کوشاں ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مرض معلوم کرنے اور اس کے علاج کے لئے دل میں تڑپ رکھنے کے باوجود وہ علاج کی تلاش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور اس کی وجہ وہی ماحول کا اثر ہے جس نے ان کی نگاہ کو بلند نہیں ہونے دیا۔

مرض کا ناکام علاج

ان کے نزدیک اس کا علاج یہ ہے

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

کہ "پنجاب کے بڑے بڑے علماء اسلام کو دعوت دیجئے۔ کہ وہ ایک مجوزہ اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ اور اپنی فکر و رائے اور خلوص و دیانت کی رہنمائی میں مسلمانوں کو ان کی موجودہ مصائب و آلام سے نجات دلانے کے لئے عملی تجویزوں کا خاکہ تیار کریں"۔

افسوس ہے کہ بلاغ کی نگاہ "پنجاب کے بڑے بڑے علماء" سے اوپر نہ اٹھ سکی۔ اور وہ یہ بھی نہ سمجھ سکا۔ کہ کیا بڑے بڑے علماء کبھی کہیں جمع نہیں ہوئے۔ اور کیا آئے دن ان کی طرف سے قوم کے سامنے عملی تجاویز پیش نہیں ہوتی رہیں۔ لیکن کیا یہ سب کچھ مسلمانوں کے تنزل میں ذرہ بھر بھی کمی کا موجب ہو سکا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ "بڑے بڑے علماء" کے اجتماع ہمیشہ قوم میں مزید اختلافات پیدا کرنے کا موجب ہوتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں کیا کوئی عقلمند انسان یہ باور کر سکتا ہے کہ بڑے بڑے علماء کبھی کسی مسئلہ پر متحد و متفق ہو سکتے ہیں۔ جب وہ ایک دوسرے کو مسلمان ہی تسلیم نہیں کرتے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون و اشتراک کی تجاویز پر غور کر سکیں جنفی علماء تو چاہتے ہیں۔ کہ اگر موقعہ ملے تو وہابیوں کا تخم مٹا دیا جائے۔ مگر آپ اس خیال میں ہیں کہ وہ وہابی علماء سے ملکر اجتماعیت کی بنیاد رکھیں۔ اور اگر آپ کے مخاطب وہ معدودے چند علماء ہیں۔ جو قدرے آزاد خیال ہونے کی وجہ سے بین العلماء اتحاد کے اصول کے قائل ہیں۔ تو وہ اگر جمع ہو کر کوئی عملی تجویزوں کا "خاکہ" تیار بھی کر دیں۔ تو اسے کون منظور کریگا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ تنگ نظر اور "متعصب علماء" کے زیر اثر طبقہ ان باتوں کو برداشت کر لیگا۔ اور انہیں عملی جامہ پہنانے کیلئے تیار ہو سکیگا۔ اور جب یہ امر ثابت شدہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ تو پھر ایسی کوششوں سے فائدہ کیا۔ سوائے وقت و دولت اور قوت عملی کے ضیاع کے ایسے اجتماعات کوئی ٹھوس اور مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ چند ایک ہم خیال لوگ جمع ہو کر بعض تجاویز پاس کر دینگے بعض اخبارات میں ان کی اشاعت ہو جائیگی۔ اور بعض لوگ ان کا مطالعہ کرینگے و بس

صحیح علاج

دراصل مسلمانوں کا مرض اس مرحلہ پر پہنچ چکا ہے۔ کہ پنجاب کے بڑے بڑے علماء تو کجا دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء بھی اس کا علاج نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کی مدد درکار ہے۔ اور کوئی ایسا شخص ہی ان حالات میں مسلمانوں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ جس کے پیچھے اللہ تعالےٰ کا زبردست ہاتھ ہو۔ جو اپنے اندر اس قدر روحانی قوت اور طاقت رکھتا ہو۔ کہ ہر پاس پھٹکنے والے کے اندر ایک ولولہ اور جوش اشاعت دین کے لئے پیدا کر دے۔ ایک آگ بھڑکا دے ایک جنون اور دیوانگی پیدا کر دے۔ اور اپنے ساتھ ملنے والوں کو اس بات کے لئے تیار کر دے۔ کہ دین کی راہ میں جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے۔ وہ اس سے دریغ نہ کریں جس کو اس کے ماننے والے اللہ تعالےٰ کی طرف سے دینی معاملات میں حکم و عدل یقین کریں اور جس کی دینی و روحانی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر اسقدر ہو کہ کسی مسئلہ میں اس کے فیصلہ کے آگے بلا چون و چرا سر تسلیم خم کر دیں۔ اس کی خاطر تمام دنیوی علائق سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور عالم وارفتگی میں اس کے پیچھے ہو جائیں۔ اس رہ میں خواہ اپنے عزیز سے عزیز رشتہ داروں بیوی بچوں جائیداد و مال سے ہاتھ دھونا پڑے قطعاً پرواہ نہ کریں۔ ایسا ہی شخص کوئی جماعت قائم کر سکتا ہے اور قوم کے اندر اجتماعیت کے اصول کو صحیح معنوں میں رواج دینے کی اہلیت رکھ سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سودا یہ جنون اور یہ وارفتگی سوائے مامور من اللہ کے کوئی پیدا نہیں کر سکتا۔

اگر مسلمان غور کریں۔ تو انہیں اپنے تمام مصائب کا علاج نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا تعالےٰ ہر صدی کے سر پر تجدید دین کے لئے اپنی طرف سے کسی کو مبعوث کیا کرے گا۔ مسلمان کہلانے والوں کے دل میں اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت جاگزیں ہے۔ اگر ان کا ایمان ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل سچ اور صحیح ہے۔ اور آپ نے جس بات کو خدا تعالےٰ کی طرف سے وعدہ کی صورت میں پیش کیا۔ اس میں قطعاً کوئی تخلف نہیں ہو سکتا۔ تو انہیں چاہیئے کہ تمام کوششوں سے منہ موڑ کر اس زمانہ کے مامور کی تلاش کریں۔ پھر تمام واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد انہیں نہایت آسانی کے ساتھ اپنے تمام مصائب کا علاج مل جائے گا۔

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۳ اکتوبر۔ احمدیہ عیدگاہ میں احرار نے جنازے پڑھنے شروع کرکے جو شر انگیزی کی تھی۔ اس کے سلسلہ میں پولیس نے چار احمدیوں اور پانچ احرار پر زیر دفعہ ۱۴۷ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں آج اس کی سماعت ہوئی۔ احمدیوں کی طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور اور مولوی فضل الدین صاحب پیش ہوئے۔ اور حسب ذیل بیانات کے بعد مقدمہ کل پر ملتوی ہوا۔

بیان دھرت رام برہمن سکنہ قادیان

عیدگاہ قبضہ اہل اسلام میں رہی ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔ ان کے قبضہ میں دیکھی ہے۔ اہل اسلام وہاں نمازِ عید اور نماز جنازہ پڑھتے رہے ہیں۔ احمدی پہلے خلیفہ صاحب کے باغ میں عید پڑھا کرتے تھے۔ عیدگاہ سے متصل قبرستان بھی اہلِ اسلام کے قبضہ میں ہے۔

بجواب جرح۔ میں عطاء اللہ شاہ بخاری کے کیس میں بطور گواہ صفائی پیش ہوا تھا۔ قادیان میں ایک ڈیفینس کمیٹی قائم ہے جس کے ممبر۔ احرار۔ سکھ اور ہندو ہیں۔ میں اس کا سکرٹری ہوں اس کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ احمدیوں کے مظالم سے غیر احمدیوں کو بچایا جاتے قادیان میں میرا اپنا گھر ہے۔ عبد السلام احراری نے میاں بدر محی الدین کی عدالت میں چودہری ظہور احمد و ماسٹر فضل داد وغیرہ پر جو مقدمہ کیا تھا۔ اس میں گواہ نہیں تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ چودہری حسین علی کی عدالت میں عبد السلام نے جو کیس زیر دفعہ ۱۰۷ بعض معزز احمدیوں کے خلاف دائر کیا تھا۔ بطور گواہ پیش ہوا تھا یا نہیں۔ مہر دین کی طرف سے جو اس مقدمہ میں بھی مسئول علیہ ہے مرزا صاحب اور بعض دوسرے معززین کے خلاف ایک دیوانی کیس میں بھی میں بطور گواہ پیش ہوا تھا۔ کالو ارائیں کی بیوی نے شیخ نور احمد مختار عام کے ایما پر مجھ پر ایک مقدمہ کیا تھا۔ اپنے سن بلوغت سے آج تک میں ہر عید کی نماز کے موقع پر عیدگاہ جاتا رہا ہوں اگر میں قادیان میں موجود ہوں۔ قبرستان اور عیدگاہ کے درمیان اہل ہنود کی جگہ ہے۔ اور میں اس لئے جاتا رہا ہوں۔ کہ احمدی یا احراری وہاں مداخلت نہ کریں۔ احمدی بھی اب چار پانچ سال سے اسی جگہ عید پڑھتے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں۔ احمدی اپنے آپ کو اہل اسلام میں سمجھتے ہیں یا نہیں۔ عیدگاہ کا رقبہ قریباً تین گھماؤں ہے۔ عید کے موقعہ پر عیدگاہ میں موٹریں وغیرہ بھی آتی ہیں گذشتہ دو تین سال سے عید کے موقعہ پر پولیس کے افسر بھی جاتے رہے ہیں عیدگاہ کے جنوب مشرق میں ایک فقیر کا تکیہ۔ بوہڑ کا درخت اور کنوآں ہے۔

بجواب مکرر جرح۔ احمدی نماز عید شمالی حصہ میں پڑھتے ہیں۔

بیان امام دین عرف ماموں کشمیری

قادیان کے مسلمان اس جگہ پر عید اور جنازے پڑھتے رہے ہیں بہت پرانے زمانہ سے یہی ہوتا ہے۔ اس سے متصل جو قبرستان ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کا ہے۔ احمدی مرزا صاحب کے باغ میں عید پڑھا کرتے تھے۔ قبرستان کے پاس ایک چھپڑ ہے۔ مسلمان قبروں کے لئے اس میں سے مٹی وغیرہ لیتے ہیں پانی سے وضو کرتے ہیں۔ اور قبروں کے لئے اینٹیں بھی اس سے بناتے ہیں۔

بجواب جرح۔ عطاء اللہ شاہ بخاری والے مقدمہ میں میں گواہ صفائی تھا۔ ایک دیوانی کیس جو مہر دین وغیرہ نے خلیفہ صاحب کے خلاف دائر کر رکھا ہے۔ میں ایک فریق ہوں مجھے یاد نہیں کہ مہر دین آتشباز کے ساتھ مل کر میں نے کسی بھاگ کے سلسلہ میں احمدیوں کے خلاف کوئی درخواست دی تھی یا نہیں۔ عبد الحمید اور عزیز کشمیری سے میری کوئی رشتہ داری نہیں۔ بعد میں کہا۔ کہ میں برادری میں ان کا چچا ہوں۔ بعد میں کہا۔ کہ میرا باپ اور ان کا دادا سگے بھائی تھے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میں اس کیس میں جو حنیف گداگر پر مرزا بشیر احمد صاحب پر حملہ کرنے کے جرم میں چلا تھا۔ بطور گواہ صفائی پیش ہوا تھا یا نہیں میں حنیف کو جانتا ہوں۔ یہ بھی پتہ ہے کہ اس پر مقدمہ چلا تھا خوشی محمد کے خلاف چوری کے الزام میں جو مقدمہ چلا تھا اس میں گواہ صفائی تھا۔ یہ پتہ نہیں۔ کہ اس وقت وہ احمدی تھا یا نہیں مجھے پتہ نہیں۔ اس میں اسے سزا ہوئی تھی یا نہیں۔ لالہ بڈھامل نے شیخ نور احمد مختار عام کے خلاف ایک دعویٰ کیا تھا۔ اور اس میں میں بڈھامل کی طرف سے گواہ تھا۔ میں نے چھپڑوں کا ایک مقدمہ احمدیوں کے خلاف کیا تھا۔ احمدی اس عیدگاہ میں تین چار سال سے نماز پڑھتے ہیں۔ مردوں عورتوں کی تعداد چار پانچ ہزار ہوتی ہے۔ عیدگاہ کے مغرب کی طرف محراب ہے جہاں احمدی عید پڑھتے ہیں۔ ہم وہاں نہیں جاتے۔ تا جھگڑا نہ ہو۔ احمدیوں سے پانچ سات قدم پر ہم عید پڑھتے ہیں۔ ہم محراب کے ایک طرف اور احمدی دوسری طرف پڑھتے ہیں۔ عیدگاہ سے متصل قبرستان میں احمدی بھی دفن ہوتے ہیں۔ تکیہ کے پاس ایک کنوآں ہے۔ اس کے پاس بوہڑ ہے جس سے دس بارہ قدم آگے عید پڑھتے ہیں۔

بجواب مکرر جرح۔ احمدی اس قبرستان میں عرصہ دو سال سے اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔

احباب کرام سے ضروری گزارش

اس ماہ کے وی پی ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ہو چکے ہیں۔ جو احباب وی پی رد کرنے کے متعلق اطلاع ۱۰ اکتوبر کے بعد دفتر ہذا میں ارسال فرمائے ہیں۔ ان کی تعمیل سے دفتر قاصر ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وی پی وصول فرمالیں۔ اور آئندہ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ وی پی ہونے کی تاریخ سے جس کا پہلے اعلان کر دیا جاتا ہے۔ قبل دفتر کو اطلاع مل جانی چاہیئے۔

سال کے اس موقع پر بعض دوست وی پی واپس کرکے قیمت کی ادائیگی جلسہ سالانہ پر ملتوی کر دیتے ہیں لیکن یہ طریق تکلیف دہ ہے۔ الفضل کو روزمرہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ پس جن احباب کو وی پی پہنچیں۔ وہ ضرور وصول فرمالیں۔ (مینیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ آج رات پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کے آغاز میں مسٹر محمد علی جناح نے اعلان کیا کہ میں نے اسمبلی کے مسلم ممبروں سے ملاقات کی۔ اس گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر اسمبلی کے ۳۵ ممبروں میں سے ۲۷ ممبر آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے لیگ کے منشور پر دستخط کر دیئے ہیں اور لیگ کی پالیسی اور پروگرام منظور کر لیا ہے باقی ممبروں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ وہ کیا طرز عمل اختیار کریں گے

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ فلسطین سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ آج نابلس کے قریب عرب کے گروہ اور گورہ فوج کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا۔ عرب گروہ کو کافی نقصان جان اٹھانا پڑا۔ اس کا لیڈر گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس مکان کو جس میں وہ لیڈر رہتا تھا مسمار کر دیا۔ جبرون میں بھی عربوں اور فوج کا مقابلہ ہوا۔ ابھی تک نقصان کی تفصیل موصول نہیں ہوئی۔

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ جاپان نے جنوبی چین پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں چنانچہ ہیچون کے مقام پر ۳۰ ہزار فوج اتاری گئی ہے۔ اور بے شمار جنگی جہاز جمع ہو گئے ہیں۔ جاپان کے دفتر خارجہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جنوبی چین پر حملہ کی وجہ یہ ہے کہ اس راہ سے غیر ملکی اسلحہ کی درآمد بند کی جائے۔

بوڈاپسٹ ۱۲ اکتوبر۔ کوما روم میں چیکوسلواکیہ اور ہنگری کے نمائندوں میں جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ پر چیکوسلواکیہ کے نمائندے اس امر پر رضامند ہو گئے تھے کہ ایپولی سگ اور سارتورلجا ڈجیلی پر ہنگری کا قبضہ ہو جائے۔ اس معاہدہ کے مطابق کل ہنگری کی فوجوں نے ان دونوں مقامات پر قبضہ کر لیا۔ ان شہروں پر ہنگری کے قبضہ کی وجہ سے ہنگری نے اس ریلوے پر بھی جو رومانیہ اور چیکوسلواکیہ کو ملاتی ہے قبضہ کر لیا ہے۔ نیم سرکاری اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان شہروں کی آبادی نے ہنگری سپاہ کا شاندار استقبال کیا۔ ایک اور اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ پولینڈ کی فوجیں شہر کادینا میں داخل ہو گئی ہیں جو سٹیشن کے قریب واقع ہے

پیرس ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے مسولینی کو بتایا ہے۔ کہ ڈیموکریٹک ممالک پر رعب قائم رکھنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ ہر موقع پر عزم و ارادہ کا مظاہرہ کیا جائے اور کسی حالت میں بھی کمزوری نہ دکھلائی جائے۔ فرانس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ آج کل مشرق قریب میں جرمنی نے اس قسم کا اقتصادی پروگرام شروع کرنے کا عزم کیا ہے۔ جو جنگ عظیم سے پہلے تھا اس کا بیان ہے کہ جرمنی کی نظریں صرف ترکی پر ہی نہیں بلکہ شام، عراق۔ لبنان اور افغانستان پر بھی ہیں۔

ہنکاؤ ۱۲ اکتوبر۔ چینیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے جاپانیوں کے دو ڈویژن فوج کو بالکل تباہ کر دیا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ تیہان کے قریب جاپانی اور چینی افواج میں زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں ۲۰ ہزار جاپانی کام آئے۔ ۷ اکتوبر کو چینی افواج نے جاپانی افواج پر حملہ کیا۔ تین دن تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ اس لڑائی میں چینیوں کے بیان کے مطابق جاپانیوں کی دو بریگیڈیں تباہ ہوئیں۔ ان میں سے چند آدمی اپنی جانیں بمشکل بچا سکے۔

لاس اینجلس ۱۲ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے لاک ہیڈ کمپنی کو ۴۰ لاکھ ڈالر کا آرڈر دیا ہے یہ کمپنی حکومت برطانیہ کے دیکھ بھال کرنے والے زیر تعمیر ۲۰۰ طیاروں کے لئے فالتو پرزے تیار کرے گی۔ حکومت برطانیہ نے اس کمپنی کو جتنے آرڈر دیئے ہیں۔ ان کی مجموعی رقم ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی ہے

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ حکومت جرمنی اور چیکوسلواکیہ کے درمیان آبادی کے مبادلہ کے لئے گفت و شنید جاری ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ استصواب رائے کو نظر انداز کر دیا جائے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ لارڈ لنلتھگو اور لیڈی لنلتھگو لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں اور مارسیلز سے جہاز کے ذریعہ عازم ہند ہونگے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ سینٹ برگر اس ریلوے سٹیشن کے ۴۰۰ ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔ یہ ہڑتال احتجاج کے طور پر عمل میں آئی ہے۔ کیونکہ ریلوے کے ارباب لبسٹ وکٹ نے ایک ایسے آدمی کو ملازم رکھا تھا جو یونین کا ممبر نہیں مابعد کی اطلاع مظہر ہے کہ یوسٹن ریلوے سٹیشن کے کارپیج سٹاف نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔ آج صبح ۸۰۰ آدمی اور ہڑتال میں شامل ہو گئے ہیں۔ ریلوے ملازمین کی نیشنل یونین نے ہڑتالیوں کو مطلع کیا ہے کہ ان کا یہ اقدام غیر آئینی ہے اس لئے انہیں اپنے کام پر واپس چلے جانا چاہئے۔

ناگپور ۱۲ اکتوبر۔ حکومت سی پی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آئندہ سال سے سی پی میں ودیا مندر سکیم کے مطابق ایک سو نئے مدرسے جاری کئے جائینگے مسلمانوں کی طرف سے اس کی زبردست مخالفت کی گئی کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک اس سکیم کے ذریعہ ہندی کی ترویج اور اردو کو ملیا میٹ کرنا مقصود ہے۔

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ سندھ اسمبلی کے مسلم ارکان اور مسٹر جناح کے درمیان گفت و شنید کا آغاز ہوا۔ ۳۵ ممبروں میں سے ۲۶ ممبر موجود تھے مسٹر محمد علی جناح نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تمام ممبر مسلم لیگ کے منشور پر دستخط کر دیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے جواب میں خان بہادر اللہ بخش نے بتایا کہ ہم مسلم لیگ کے منشور پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وزارت خالص مسلم لیگ کی نہیں ہوگی اور نہ مسلم لیگ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ وزارت کے اعمال کی نگرانی کرے بیان کیا جاتا ہے کہ گفت و شنید کامیاب نہ ہو سکی اور خان بہادر اللہ بخش اپنے ساتھیوں سمیت اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

دھنکنال ۱۲ اکتوبر۔ پولیٹیکل افسر ریاست دھنکنال نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ہجوم پر گولی چلانے کے واقعات کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ اور ہجوم پر الزامات لگاتے ہیں کہ اس نے پولیس سٹیشن پر حملہ کرنے اور پولیس افسروں کو قتل کرنے کا الٹی میٹم دیا تھا۔

قاہرہ ۱۱ اکتوبر۔ قاہرہ میں فلسطین کے عربوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مصر۔ ہندوستان۔ فلسطین۔ شام۔ عراق۔ یوگوسلیویا۔ یمن۔ مراکو۔ اور الجیریا کے ۲۰۰ مسلم نمائندوں کی انٹر پارلیمنٹری کانفرنس ہو رہی ہے۔ وفد پارٹی نے کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر گورنمنٹ نے سفارش کی ہے کہ اعتدال پسندی سے کام لیا جائے کیونکہ گورنمنٹ نہیں چاہتی کہ برطانوی گورنمنٹ جھگڑے کا حل ڈھونڈنے کی جو کوشش کر رہی ہے اس میں رکاوٹ ڈالی جائے۔

جمیل آئل

جمیل آئل داد۔ چنبل۔ خارشش۔ خنازیر۔ ناسور۔ اور آتشک کے زخموں کی بہترین دوا ہے۔ صرف روئی کے پھائے سے لگائی جاتی ہے۔ قیمت فی اونس ایک روپیہ معہ خرچ

بی۔ ایس سیلز منیجر فاضل سنز گوردوارہ شاپ ۲۱ شیخوپورہ

مصفی اعظم

جلدی امراض کے لئے ہمارا مخصوص شربت ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں داد خارش سب دور ہو جاتے ہیں۔ جلد صاف اور ملائم رہتی ہے۔

حیات نسواں سیلان الرحم (لیکوریا) کے باعث مریضہ کا جسم لاغر کمزور چہرہ کا زرد اور بے رونق رہنا دل کی دھڑکن محسوس کرنا چلتے پھرتے کام کاج کرنے میں سستی محسوس کرنا۔ سر کا چکرانا۔ پیڑو و کمر میں درد کا رہنا۔ ان سب شکایات کو صرف حیات نسواں ہی دور کر کے حیات تازہ بخشتی ہے۔

حب عنبری خاص بالکل بغیر زود اثر ہے۔ دواخانہ کے نہایت قابل و ہوشیار طبیب عورتوں کے زنانہ امراض میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ علاج و مشورہ بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے۔ دواخانہ کی مخصوص فہرست مفت طلب کریں۔

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

سلطان بلیو بلیک انک

فاؤنٹین پن کی سیاہی ہمارے کارخانہ نے سالہا سال کی شاقہ محنت اور زر کثیر خرچ کر کے تیار کی ہے۔ آپ مقابلہ کے لئے ضرور منگوا کر آزمائش کریں۔ (۱) لکھائی میں نیلا لکھنی ہے بعد میں کالی اور پختہ ہو جاتی ہے۔ ٹیوب کو خراب نہیں کرتی اور نہ ہی اس میں جمتی ہے۔ روانگی میں اسوقت کمی آتی ہے جب سیاہی ختم ہو جائے قیمت فی شیشی ۲/

اے۔ آر اینڈ برادرز سلطان بلیو بلیک انک قادیان ضلع گورداسپور

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے سنہ ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو اکرو پیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لگے گی۔

منیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

نصف چندہ

آج ہی فائدہ اٹھائیے

رسالہ تندرستی کی اشاعت بڑھانے کے خیال سے تھوڑے عرصہ کیلئے اس کا چندہ نصف کر دیا گیا ہے۔ مفصل حالات کیلئے نمونہ مفت طلب فرمائیے

منیجر رسالہ تندرستی ریلوے روڈ جالندھر شہر

نئی جوانی

مفت منگوائیے

اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے آپ معلوم کر لیں گے کہ آپ جوانی صحت اور تندرستی کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہماری بیس سالہ تجربات کا نچوڑ ہے آج ہی منگا لیجئے۔ صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے

لے پبلشر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر